حمدِ خدا، مدحِ نبی کرتا ہی رہوں لکھتا ہی رہوں
روزِ محشر احمد کے لئے بخشش کا بہانہ ہو جائے

گلدستۂ احمد

از قلم
احمد الحسن مدراسی
متعلم مدرسۃ مفتاح العلوم، میل وشارم



ناشر
معہد تحفیظ المدرسۃ الفریدیہ، ملیشیا

حمدِ خدا، مدحِ نبیؐ کرتا ہی رہوں لکھتا ہی رہوں
روزِ محشر احمدؔ کے لئے بخشش کا بہانہ ہوجائے

گلدستۂ احمد

از قلم
احمد الحسن مدراسی
متعلم مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

ناشر
معہد تحفیظ المدرستۃ الفریدیہ، ملیشیا

انتساب

اولاً محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جن کے احسانات سے میرا کوئی بھی لمحہ خالی نہیں ہے۔

ثانیاً اپنے والدین کی جانب جنکی توجہات اور آہ سحر گاہی ہمہ وقت سایہ فگن رہیں۔

ثالثاً اپنے تمام تر اساتذہ کی جانب جنھوں نے سب کچھ سکھایا، ہمت دی اور جنکی زیر تربیت کچھ کچھ لکھنے کے قابل ہوا۔

رابعاً اپنے تمام ساتھیوں کی جانب جو آٹھ سالہ طویل عرصہ میرے دست و بازو بنے رہے اور قدم بہ قدم میری حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کچھ الفاظ دل کے

حامداً و مصلیاً امابعد!

یہ عاجز زباں، کرے کیا بیاں، یہ ناقص خیال یہ قاصر قلم، کئے جن کے آگے سر اپنے خم، کتابوں کے صفحات میں ہے جن کی حیات، احادیث میں محفوظ ہیں جن کے حسین لمحات، تاریخ کے اوراق میں ہیں جن کے کریمانہ اخلاق۔

اس عظیم الشان ہستی کی شان میں خدائے لم یزل ولایزال نے اپنی کتاب لاثانی میں ارشادِ مبارک ''**ورفعنا لك ذكرك**'' کی گویا ایک گونہ تشریح وتوضیح میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پرنور اعضاء کا بڑا ہی حسین اور دلکش نقشہ کھینچ دیا ہے کہیں ''**ما كذب الفواد مارای**'' کہہ کر قلب مجلّٰی ومصفّٰی کی شان بیان کردی تو کہیں ''**الم نشرح لك صدرك**'' فرما کر سینۂ اطہر کی طہارت بیان کردی کہیں ''**قد نرى تقلب وجهك في السماء**'' عرض کر کے چہرۂ انور کی تصویر کشی کردی تو کہیں ''**وما ينطق عن الهوى**'' کہہ کر زبان معطر کی شہادت دے دی یہاں تک کہ ''**لعمرك**'' فرما کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک انتہائی نرالی شان بیان فرمادی، انھیں مقدس اعضاء کا جامع مجسم صادق وامین، رحمت العالمین، ہادی السبل، ختم الرسل، احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عالی اور نرالی بارگاہِ عالی میں اپنی اس طالبِ علمانہ کاوش کو بشکلِ ہدیہ اور بصورتِ تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

میرے حاشیۂ خیال میں بھی نہ تھا کہ کبھی میرا قلم بھی حرکت میں آئے گا اور نوکِ قلم سے سیاہی نکل کر یوں الفاظ کی شکل اختیار کرے گی پھر وہی الفاظ خالقِ کائنات کی حمد اور مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بنے گی۔

یوں ہی بندۂ ناچیز کے دل میں ایک داعیہ پیدا ہوا کہ اُس عظیم الشان محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنے معصومانہ خیالات کو زینتِ قرطاس بناؤں، بفضلِ خداوندی میں نے لکھنا شروع کیا، حسبِ موقعہ دو دو کبھی چار چار اشعار کو ایک لڑی میں

پروتا گیا تو دیکھتے ہی دیکھتے ایک حسین گلدستہ تیار ہو گیا یہاں تک کہ جب سالانہ امتحان کی گھڑی سر پہ آکھڑی تو خیال ہوا کے چند دنوں کے لئے اس سلسلہ کو موقوف کر دیا جائے ساتھ ہی ساتھ یہ خیالِ خیر بھی آیا کہ اب تک کی لکھی گئی حمد و نعت کو طباعت کے مرحلہ سے بھی آراستہ کر دیا جائے تو کیا ہی خوب ہوگا پھر جب خدا کا نام لے کر اشاعت کا کام شروع ہوا تو رفتہ رفتہ مرحلہ وار یہ مجموعہ پایۂ تکمیل کو آپہنچا جو قارئین کے پیش نظر ہے۔

خدا کا لاکھ شکر کروں کم ہے کہ اس نے مجھے یہ نعمت بن مانگے عطا فرمائی فللہ الحمد علیٰ ذالك۔

''یہ سعادت زورِ بازو کی نہیں — بس خداوندی عطا کا دین ہے''۔

ع: دادِ اورا قابلیت شرط نیست

اہلِ فن سے ادباً التماس ہے کہ خامیوں اور کوتاہیوں پر مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس حقیر کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔آمین بجاہ سید المرسلین

احمد الحسن مدراس

متعلم مدرسۂ مفتاح العلوم،میل وشارم

۲۷/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

خطیبِ شیریں بیاں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب قاسمی دام اقبالہ

(بانی ومہتمم معہد تحفیظ المدرسۃ الفریدیہ، ملیشیا)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی کتابِ مقدس کا آغاز ''الحمد للہ رب العالمین'' حمد سے کیا اور نماز میں ''سمع اللہ لمن حمدہ'' سے بتایا کہ حمد کرنے والوں کی اس نے سن لیا اور جو قیامت کے دن ''این الحامدون'' کی ندا دے کر اپنے تعریف کرنے والے بندوں کو جنت میں دخولِ اولی عطا کرے گا۔

غیر منقوطہ قوی حروف سے اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد اور احمد رکھا، مزید ''ورفعنا لك ذكرك'' سے بتایا کہ ساری دنیا میں بعد از خدا وہی بابرکت نام سب سے زیادہ لیا جائے گا اذان، اقامت، نماز، نمازِ جمعہ اور عیدین وغیرہ ہر جگہ حتی کہ مشرق ومغرب میں کوئی خطیب یا امام ایسا نہیں جو ''اشهد ان محمدا رسول الله'' کہنے کا پابند نہ ہو مزید براں یہ کہ ''ان الله وملائكته يصلون على النبى'' خدا تعالی نے آسمان والوں کو بھی پابند بنا دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا تکمیلِ ایمان کی علامت ہے ساتھ ہی آپ کی تعریف میں اشعار اور آپ کی مدح میں اوصاف بیان کرنا امت پر حق ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مداح النبی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نعتیہ اشعار

ھوائے جاتے تھے۔

واحسن منك لم ترقط عيني　　　　وأجمل منك لم تلد النساء

خلقت مبرأ من كل عيب　　　　كانك قد خلقت كما تشاء

فرزندارجمند مولوی احمد الحسن نے طالبِ علمی کے زمانہ میں اپنی علمی خدمات کا آغاز حمد و مدح سے کر کے یہ بتایا ہے کہ یہ ایک علمی میدان کی ابتدا ہے، نیز یہ ایک نتیجہ ہے مدرسۂ مفتاح العلوم کے خوشگوار ماحول کا اور پھل ہے نیک اساتذہ کی تربیت کا۔

امید کرتا ہوں اللہ کی ذات سے کہ مولوی احمد الحسن اپنی تحریری اور تقریری صلاحیتوں سے علمی خدمات کو جاری رکھیں گے۔

شکر گذار ہوں سارے اساتذہ اور منتظمین کا، نیز دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مدرسہ کو خوب ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب قاسمی دام اقبالہ

۲۷ر رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

مفسر قرآں حضرت مولانا مفتی محمد صدیق صاحب کاشفی دام اقبالہ

(استاذ تفسیر مدرسۂ مفتاح العلوم میل وشارم)

حامدًا ومصلیاً امابعد!

حمد نگاری اور نعت گوئی کا فن جہاں بہت ساری خصوصیات اور خوبیوں کا حامل ہے وہیں ایک اہم عبادت بھی ہے جسکا زریں سلسلہ ابتدائے اسلام سے تاہنوز جاری و ساری ہے۔

ہر کس و ناکس کا یہ مقدر نہیں کہ وہ خیر الانام ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے مداحوں میں اپنا نام رقم کرے، یہ تو بانصیب توفیق یافتہ سعادت مندوں ہی کا نصیبہ ہوتا ہے جو زبان و قلم کی تنگ دامنی کے باوجود اپنے سینہ میں عشق الٰہی اور حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ نہ کچھ حق ترجمانی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

انھیں مداحوں کی فہرست میں ایک نیا نام مولوی احمد الحسن احؔمد سلمہ مدراس کا ہے جو چمن مفتاح کے ایک نیک سیرت، خوش اخلاق اور قابل فخر سپوت ہیں، مطالعہ کا شوق اور مضمون نگاری کا کافی ذوق رکھتے ہیں اور کچھ نہ کچھ علمی کارنامہ انجام دینے کا عزم وحوصلہ ہمیشہ ان میں جوان رہتا ہے، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ،

موصوف نے درخواست کی کہ ان کی اس ابتدائی کاوش پر میں دو چار سطریں قلم بند

کروں، میں نے بہت کچھ معذرت کی کہ ’’لکل فن رجال و لکل مقام مقال ‘‘مگر یہ عذرخواہی سنی ان سنی کردی گئی، بہرحال یہ دو چار باتیں ان کے جذبات کی قدردانی میں تحریر کردیے گئے نہ کہ فن دانی میں!

اللہ تعالی مدح محمدی بقلمِ احمد مدراسی کے اس حسین گلدستہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور مزید توفیق ارزانی سے نوازے، آمین

حضرت مولانا مفتی محمد صدیق صاحب کاشفی دام اقبالہ

۲۷؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

فقیہِ زماں حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی دام اقبالہ

(استاذ فقہ مدرسۂ مفتاح العلوم میل وشارم)

مجھے آپ کو اس تحریر بنامِ تقریظ کے واسطے سے تین (3) باتیں بتانی ہیں ایک خوشی کی بات اور دو قاعدے اور اصول کی باتیں

(۱) سب سے پہلے تو بصد فرحت وسرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارا ننھا شاعر مولوی احمد الحسن مفتاحی بن مولانا محمد یوسف صاحب قاسمی (ساکن حال ملیشیا) اونچے عزائم اور حوصلوں سے لیس، جس کی مادری زبان تمل (تمل ناڈو کی صوبائی زبان) اور پرورش ملیشیا اور مدراس میں مگر مدرسۂ مفتاح العلوم میل وشارم میں بتائے سات سالوں میں درسیاتِ نظامی میں کامل توجہ ویکسوئی کے ساتھ ساتھ عربی اور اردو میں تحریری وتقریری میدانوں میں پوری دلچسپی کے ساتھ حصہ لے کر ایسی امتیازیت حاصل کرلی کہ نہ صرف نثر بلکہ نظموں کی دنیا میں بھی اس نے قسمت آزمائی کی ہے۔

؎ خواہش سے نہیں گرتے پھل جھولی میں
وقت کی شاخ کو میرے دوست ہلانا پڑتا ہے
؎ کچھ نہیں ہوگا اندھیروں کو برا کہنے سے
اپنے حصہ کا دیا خود ہی جلانا ہوگا

میں (عبدالحمید) بحیثیتِ استاذ وخیر خواہ اپنے شاگرد کے اس کارنامہ پر فخریہ یہ سطور قلمبند کر رہا ہوں کہ اس نے جو کچھ کر دکھایا ہے وہ قحط الرجال کے دور میں وہ بھی ایسے میدان میں کہ جہاں ''نہ آدم نہ آدم زاد ہے'' یہ ایسی کارگردگی ہے کہ جماعتِ ہفتم میں زیرِ تعلیم بچے کی سطح کے اعتبار سے جوئے شیر لانے کے مرادف ہے،اس میں کل ۱۷ منظوم کلام ہیں جن میں ۴ کلام حمد پر اور ۱۳ نعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہیں،نظم کے اشعار پر تبصرہ میں کیا کروں؟ وہ تو ''آفتاب آمد دلیلِ آفتاب'' ہے کیونکہ کوئی سمجھدار شخص اس ننھے شاعر کے اشعار کا ٹکلنا علامہ اقبالؒ،خواجہ میر درد وغیرہ سے تو نہیں کرے گا کہ وہ تو کمزور پر ''آفت ڈھانا'' ہے۔

(۲) حروف سے لفظ بنتا ہے اور لفظوں سے جملہ اور جملوں سے مل کر مضمون یا مقالہ بنتا ہے اسی طرح جملوں سے مصرع اور مصرعوں سے مل کر شعر اور شعروں سے نظم بنتی ہے جبکہ قافیہ دماغ سے بنتا ہے پھر ہر شعر کا جو وزن ہوتا ہے اُسے اس کی بحر کہا جاتا ہے،ہر شعر کا کسی نہ کسی بحر میں ہونا ضروری ہے اور اردو میں کئی ساری بحریں ہیں۔

معروف ''شاعر محمد کاظم شیرازی'' لکھتے ہیں کہ ایک عدد نظم تیار کرنے کے لئے پانچ چیزیں درکار ہیں (۱) سادا کاغذ (۲) قلم (بشرطیکہ چلتا ہو) یا ایک پنسل (۳) دماغ پر کسی کام کا بوجھ بھی نہ ہو اور بالکل خالی بھی نہ ہو (۴) موسم و ماحول اچھا ہو (۵) شاعری کے اصول سے واقفیت ہو؛ چنانچہ اب پہلے نوع متعین کریں کہ حمد،نعت،والدین یا اساتذہ کی عظمت وغیرہ،پھر بحر کا انتخاب پھر بحر کے مطابق قافیہ منتخب کریں،اس بحر کے مطابق دس بیس

الفاظ کاغذ پر نوٹ کریں اب نظم بنانا شروع کریں۔

(۳) دراصل نظم کے معنی پرونے کے ہیں اور نظم کی چار قسمیں ہیں (۱) پابندِ نظم (۲) آزاد (۳) معری (۴) نثری نظم

(۱) پابندِ نظم میں مصرعوں کی پابندی ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کا مربع، مخمس یا مسدس وغیرہ ہی ہونا لازم ہے۔

(۲) آزاد نظم میں مصرع چھوٹے، بڑے ہو سکتے ہیں قافیہ اور ردیف کی بھی پابندی نہیں ہوتی تاہم بحر کی پابندی ہوتی ہے۔

(۳) معری نظم میں قافیہ ملحوظ نہیں مگر ایک ہی بحر اور وزن میں ہوتے ہیں

(۴) نثری نظم میں کسی بھی قسم کی پابندی نہیں ہوا کرتی بلکہ یہ نثر سے قریب تر ہوتی ہے۔

جملہ قارئین سے التماس ہے کہ اس نوجوان عالم دین کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تقریر و تحریر، زبانِ قلم کے ذریعہ ان سے دین کی اشاعت وحفاظت کا خوب خوب کام لے یقیناً یہ ان کے والدین، اساتذہ اور خیر خواہوں، دعا گو حضرات کے حق میں صدقۂ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت ہوگا۔ ان شاء اللہ

حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی دام اقبالہ

۲۷ / رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

التجا

اقرار مجھ سے یہ ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے
بالقصد کردیا کہ نسیاں سے کردیا ہے

ظاھر کو میں نے یارب گھس گھس کے دھولیا ہے
باطن تو میرا یارب میلا پڑا ہوا ہے

کھا کر کے نعمتوں کو پیٹ اپنا بھرلیا ہے
لیکن شکر میں یارب لب تک نہیں ہلا ہے

دیکھا ہے قدرتوں کو میں نے نگاہ بھر کے
لیکن کبھی نہ میں نے تسبیح بیاں کیا ہے

دنیا کے بازیچوں کو رویا ہوں دیکھ کر میں
راتوں میں آنسوؤں کا دو قطرہ نہ بہا ہے

خوشیوں میں مست ہو کر تجھ کو بُھلادیا تھا
آئی جو سر مصیبت تجھے یاد اب کیا ہے

شیطان ونفس پرستی دنیا کی دل فریبی
ان سب نے مجھ کو تجھ سے یوں ہی جدا کیا ہے

دنیا کے گلشنوں میں گلشن کے راحتوں میں
راحت کی مستیوں میں تجھ کو بھلادیا ہے

امید تجھ سے یہ ہے کردیگا معاف تُو تو
خود نام تُونے اپنا غفار رکھا ہوا ہے

دل کی یہ آرزو ہے کہدوں میں تجھ سے یارب
میں تیرا ہوگیا ہوں تُو میرا ہوگیا ہے

ظاہر ہے گندہ یارب باطن ہے اُس سے بدتر
ڈھل جائے دونوں یارب احمدؔ کی یہ دعا ہے

صدائے بےنوا

اک بندۂ نالائق اور بندۂ عاجز ہے
دیتا ہے ندا اپنی تُو سن لے میرے مولیٰ

دریائے معاصی میں وہ ڈوب گیا اللہ!
حُلقوم پہ اب جاں ہے چھڑوادے میرے مولیٰ

تاریکئ دنیا میں بھٹکا ہوا بندہ ہے
مصباح کی ضرورت ہے تو دے دے میرے مولیٰ

اک پردۂ غفلت جو چھایا ہے میرے دل پر
اس پردۂ غفلت کو تُو دھودے میرے مولیٰ

نقطے جو گناہوں کے اب دل پہ لگے میرے
نقطوں کی سیاہی کو مٹوادے میرے مولیٰ

اب نفس نے بہکایا شیطان نے پھسلایا
اب دونوں کو مجھ سے دور تُو رکھ دے میرے مولیٰ

دلِ میرا پریشاں ہے حیران ہے سرگرداں
اب چین و سکوں مجھ کو تُو دے دے میرے مولیٰ

اک خاص رحم فرما اک خاص کرم فرما
اک خاص توجہ اب تُو کردے میرے مولیٰ

آ کر کے تیرے در پر دیتا ہے صدا احمدؔ
عادت ہے جو عصیاں کی چھڑوادے میرے مولیٰ

نگاہِ رحمت

جس شوق کو پالا ہوں پورا اُسے کردینا
آجاؤں تیرے گھر کو تُو مجھ کو عطا کرنا

کرکر کے گناہوں کو اب دل پہ لگے نقطے
اب مجھ پہ کرم کرکے نقطوں کو تُو دھو دینا

آیا ہوں تیرے در پر جھولی میری خالی ہے
رحمت سے تُو اب یارب دامن میرا بھر دینا

راتوں کو جو سجدے میں دو قطرے میرے ٹپکے
لاج اسکی تُو رکھ لینا دوزخ کو بجھادینا

سجدے میں میرا سر ہو روضہ ہو میرے آگے
اے کاش کہ ہوجائے یوں ہی میرا مرجانا

اک قلبی تمنا ہے اور دل کی یہ خواہش ہے
جا بخش دیا تجھ کو بس مجھ سے یہ کہہ دینا

بلوئے گا جب مجھ کو اور پیشی میری ہوگی
تب پردۂ رحمت میں مجھ کو تُو چھپالینا

دنیا کی اندھیری سے گزرے ہوئے آیا ہوں
انوار کا خواہاں ہوں تُو نور سے بھر دینا

جنت بھی جہنم بھی میزانِ عمل بھی ہے
گزروں گا میں جب پُل سے مجھ پہ تُو رحم کرنا

دے مجھ کو تو عقبیٰ بھی فردوس بھی کوثر بھی
پھر مجھ کو تُو اب اپنا اک جلوہ دکھا دینا

مایوس نہیں ہوں میں امید فقط تجھ سے
احمؔد کے خطایا کو اب معاف تُو کر دینا

تصور

جس میں تیری رضا ہو کچھ کام یوں بھی کرلوں
دنیا اور آخرت میں اپنا تجھے بنالوں

بلوائے گا مجھے جب تُو پاس اپنے اپنے
آنے سے پہلے پہلے اپنے گناہ کو دھولوں

ہو، زباں پہ ذکر تیرا ہر دم اے میرے مولیٰ!
کبھی تیرا نام لے کر اک سانس میں بھی لے لوں

جب لوگ سو رہے ہوں تیرے سامنے میں اٹھ کر
مصلیٰ کو بس بچھا کر میں تجھ سے بات کرلوں

تیرے آگے ہاتھ اٹھا کر اشکوں کو بھی بہا کر
پھر اس پہ گڑگڑا کر رو کر تجھے منالوں

کبھی آخری پہر میں آنکھوں کو بند کر کے
دل میں تیرا تصور ایک بار تازہ کرلوں

کچھ دیر خاموشی میں سجدے میں سر کو رکھ کے
کچھ آہ آہ بھر کے تجھ کو میں یاد کرلوں

احمدؔ سوالی بن کر گویا ہے اب زباں سے
دنیاوی زندگی میں پَل بھر نہ تجھ کو بھولوں

دیوانہ

اب عشق محمدؐ ہے دل میں کہلایا میں جاؤں دیوانہ
اک آتشِ عشق محمدؐ ہے جل کر کے بنوں میں دیوانہ

دربارِ مدینہ کو جاؤں جا کر کے وہیں پہ مرجاؤں
پھر چرچا میرا یوں ہوجائے آقاؐ کا یہ ہے اک دیوانہ

اک بار میں ان سے مل جاؤں اک بار میں ان کو دیکھ بھی لوں
ہوجائے میری یہ حالت اب ہر وقت رہوں میں دیوانہ

اک بار یہ اعلاں ہوجائے مخلوق کے آگے یوں ہی کچھ
اعمال سے بندہ خالی ہے محبوبؐ کا ہے بس دیوانہ

میدانِ حشر جب قائم ہو سرکارؐ کے آگے میں آؤں اب سرورِ عالمؐ کہہ دیں گے آیا ہے میرا اب دیوانہ
دیرینہ تمنا ہے دل میں اب کس کو بتاؤں میں جا کر آقاؐ کی نظر جب مجھ پہ پڑے تو کہہ دیں مجھے اک دیوانہ
اب شاہِ اممؐ جو آئیں گے اب رحمتِ عالمؐ آئیں گے جا کر کے میں کہہ دوں گا آقاؐ میں بھی ہوں تمہارا دیوانہ
پہچان یوں میری ہوجائے احمدؐ کا تعارف ہوجائے میں فخر سے اب یہ کہہ دوں گا آقاؐ کا میں ہوں بس دیوانہ

اک نظر

آقاؐ کے جمال کو دیکھ لیا آقاؐ کے کمال کو دیکھ لیا اوراقِ حیات کو میں جو پڑھا آقاؐ کے خصال کو دیکھ لیا
طیبہ میں جب آپ کی آمد تھی طَلَعَ البدرُ کی آوازیں طیبہ کی زمیں میں گونج اٹھیں طیبہ نے جب آپؐ کو دیکھ لیا
جب غارِ ثور میں جا پہنچے اور سارے سوراخ کو بند کیے جب شوقِ لقاء کا غلبہ ہوا ڈس مار کے آپؐ کو دیکھ لیا

شمشیر کو لے کے عمرؓ اٹھے کہ قتل کریں میرے آقاؐ کو
تلوار نیام میں آنے لگی دربارِ نبیؐ جب دیکھ لیا

کیا ہوتے ہیں عشق کے پروانے آتجھ کو میں آج خبر دے دوں
اصحاب نے عشق میں اپنا ہی دل چیر لیا جب دیکھ لیا

یوسفؑ کے حسن کو جب دیکھا انگشت وہاں پر کاٹ لی تھیں
مہتاب یہاں خود کٹ جائے آقاؐ کا حسن جب دیکھ لیا

چہرۂ انورِ آقاؐ مدنی جب ارض و سمانے دیکھ لیا
معراج بہانہ بنایا گیا اور عرشِ بریں نے دیکھ لیا

اک بار تصور میں طیبہ جا کر کے میں واپس ہونے لگا
حسرت کی نگاہوں سے میں نے اک بار پلٹ کر دیکھ لیا

کیا وقت وہ ہوگا اے احمدؔ روزِ محشر جب تو اٹھے
اور تیری نظر شافعؐ پر رہے اور وہ یوں کہے میں دیکھ لیا

طیبہ

سفر کی خواہش ہے سوئے طیبہ
چلوں میں نمدیدہ سوئے طیبہ

میں دھول بنتا تو باد آئے
چلے اُڑا کے جو سوئے طیبہ

خیالِ طیبہ جب آیا دل میں
لگا ہوں چلنے میں سوئے طیبہ

کبھی مجھے بھی بہے یوں اشکیں
چلے بہا کے جو سوئے طیبہ

خدا کی رحمت کو جب میں دیکھا
اتر رہی ہے وہ سوئے طیبہ

لگوں میں جوتے سے خاک بن کر
رواں جو جوتا ہو سوئے طیبہ

نظر سے میری ہٹادو دنیا
نگاہ اب تو ہے سوئے طیبہ

چلے گا حج پہ تو کہہ کے جانا
چلوں گا اب میں بھی سوئے طیبہ

دعا جو مانگی جواب آیا
چلا جا احمدؔ تُو سوئے طیبہ

مدح محمدی

کیا کیا بتاؤں تم کو مدحِ محمدی میں قرآن خود ہے شاہد مدحِ محمدی میں
تعریف کیا سنوگے مخلوق کی زباں سے خالق ہی خود ہے ناطق مدحِ محمدی میں
اپنے تو کر رہے ہیں تعریف اس نبیؐ کی اب غیر خود ہیں گویا مدحِ محمدی میں
وہ صادق و امیں ہے وہ رہبرِ مبیں ہے حسانؓ نے کہہ دیا ہے مدحِ محمدی میں
اپنی زباں سے تم اب تعریف کیا کرو گے قرآں اتر گیا ہے مدحِ محمدی میں
الفاظ دست بستہ آکر کے کہہ رہے ہیں مداح! لو ہمیں بھی مدح محمدی میں
یہ زباں ہے میری عاجز یہ قلم ہے میرا قاصر کہ لکھوں،کہوں میں کچھ بھی مدحِ محمدی میں

دریا سیاہ بنا کر کاغذ قلم کو لے کر
لکھنے لگا ہے احمدؔ مدحِ محمدی میں

مدینہ

کیا خوب یہ ہوگا کہ مدینہ کا سفر ہو
منزل پہ پہنچوں تو مدینہ کا حضر ہو

قریہ میں عشاء ہو تو مدینے میں فجر ہو
دیکھوں میں جو اٹھ کے تو مدینے کا شہر ہو

سوچوں میں میری صرف مدینے کی فکر ہو
اور لب پہ میرے صرف مدینے کا ذکر ہو

کھاؤں میں جو پھل کو تو مدینے کا ثمر ہو
ہر وقت میرے سر پہ مدینے کا ابر ہو

میری یہ تمنا، کہ مدینے سے گذر ہو
خواہش تو یہی ہے کہ مدینے میں قبر ہو

ہر لمحہ ہر اک آن مدینے میں بسر ہو
دیکھے جو خدا دل میں مدینے کا اثر ہو

احمؔ کی یہ خواہش ہے مدینے کا سفر ہو
طیبہ میں حیات اور مدینے میں حشر ہو

سگِ طیبہ

سفر کی زاد اب میں باندھ کر جاؤں مدینے میں
وہیں پہ میرا سب کچھ ہو میں جی جاؤں مدینے میں

خدا کے گھر کو میں جاؤں تو جا کر کے میں آجاؤں
کبھی پھر حاضری ہو تو چلا جاؤں مدینے میں

کبھی بادِ صبا آ کر اڑا کے مجھ کو لے جائے
یوں موقع ہو میسّر تو پہنچ جاؤں مدینے میں

کبھی روضہ کی جالی کو کبھی جنت کے ٹکڑے کو
کبھی محراب و منبر کو میں بوسہ دوں مدینے میں

کبھی بازارِ طیبہ میں ندا اک بار لگ جائے
غلام مصطفیؐ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں

مدینے کی کبھی یادیں پریشاں مجھ کو کرتی ہیں
کہ اے کاش! اب سگہ طیبہ ہی بن جاؤں مدینے میں

گزاروں زندگی اپنی اب طیبہ میں ہی رہ رہ کر
میری خوش قسمتی ہوگی کہ مرجاؤں مدینے میں

یہی ہے آرزو دل میں یہی بس اب تمنا ہے
کہ میدانِ حشر جب ہو میں اُٹھ جاؤں مدینے میں

بس احمدؔ یہ خواہش ہے نظر اک بار ہوجائے
تمنا ہوگئی پوری میں کہہ جاؤں مدینے میں

درد

وہ عالم میں رحمت ہی بن کرکے آئے
مُبَشِّر و مُنذِر وہ بن کرکے آئے

اُحد کے وہ غزوہ میں جاکرکے لوٹے
وہ خونِ مبارک بہا کرکے آئے

وہ طائف کو جاکرکے کھائے تھے پتھر
گالی نہیں دی دعا دے کے آئے

دیں کی اشاعت وہ کرنے ہی نکلے
لت پت لہو میں وہ ہو کر کے آئے

رستے پہ دشمن نے کانٹے بچھائے
وہ پھولوں کو دشمن پہ برسا کے آئے

امت کا دکھ درد دل میں وہ رکھ کر
مصلی پہ راتوں کو رو کر کے آئے

ہوئی حد سے زیادہ جب ایذاءِ کفار
سہ روز روپوش رہ کر کے آئے

کفار و مشرک نے بند کر کے رکھا
شِعَب میں وہ تکلیف سہہ کر کے آئے

بیوہ ، یتیم اور غریبوں کو اب تو
سایہ ، سہارا وہ دے کر کے آئے

صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ کو
وہ چاروں کو اپنا بنا کر کے آئے

پکارے گا احمدؔ یہ روزِ حشر میں
اب امت کے ہادیؐ شفیعؐ بن کے آئے

خدا کی رحمتیں اتریں جب احمد مجتبیٰ آئے
فرشتے بار بار اترے جب احمد مجتبیٰ آئے

وہ مکہ میں ہی آئے تھے مگر قیصر کے ہاں چرچا
مگر کسریٰ بھی لرز اٹھا جب احمد مجتبیٰ آئے

حضرتِ آمنہ کی اب تو قسمت ہی چمک اٹھی
اب انکا گھر منور تھا جب احمد مجتبیٰ آئے

حلیمہ سعدیہؓ دائی کی اب تو اونٹی دوڑی
لگی چلنے وہ تیزی سے جب احمد مجتبیٰ آئے

زمین و آسماں شمس و قمر شجر و حجر سارے
خوشی سے جھوم اٹھے ہیں جب احمد مجتبیٰ آئے

خدا نے جب بلایا تھا گئے عرشِ بریں پر وہ
فرشتے ہیں قطاروں میں جب احمد مجتبیٰ آئے

یوسفؑ کے حسن کو دیکھ کر انگلی ہی کاٹی تھیں
یہاں خود چاند کٹ جائے جب احمد مجتبیٰ آئے

کوئی صدیقؓ بن بیٹھے کوئی فاروقؓ بن بیٹھے
کوئی عثمانؓ کوئی حیدرؓ جب احمد مجتبیٰ آئے

کبھی دل کی تمنا تھی کہ جنت دیکھ لیں آنکھیں
مدینہ بن گیا جنت جب احمدِ مجتبیٰؐ آئے

جب احمدؐ کو تھا اندیشہ حشر میں وہ کرے گا کیا
تسلی مل گئی دل کو جب احمدِ مجتبیٰؐ آئے

جلوہ

محمدؐ کو بے نقط کروادیا ہے
نام ان کا ساتھ اپنے کروادیا ہے

رسل کو بنا کر کے اب مقتدی وہ
انکی امامت بھی کروادیا ہے

صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ کو
انکی رفاقت میں کروادیا ہے

انگشت کا حسن بس اب دکھا کر
مہتاب کے ٹکڑے کروادیا ہے

خدا نے بلاکر کے معراج پہ
تفریح عالم کا کروادیا ہے

مصحف میں انکے ہی القاب لے کر
قرآن نازل بھی کروادیا ہے

ان ہی کی امت میں اک نامِ احمدؐ
فہرست میں درج کروادیا ہے

خاکِ پا

سارا عالم خاکِ پائے مصطفیؐ
اور دنیا خاکِ پائے مصطفیؐ

آسماں میں اور زمین میں دھوم ہے
لگ گئی جب خاکِ پائے مصطفیؐ

ارضِ طیبہ کا زبانِ حال ہے
میں تو خود ہوں خاکِ پائے مصطفیؐ

اِس جہاں میں اِنس و جاں کا ہے وجود
بس طفیلِ خاکِ پائے مصطفیؐ

وہ جگہ خود ہے خدا کا گلستاں
ہے جہاں پہ خاکِ پائے مصطفیؐ

کل جہاں کو ایک پلڑے میں تو رکھ
سب پہ بھاری خاکِ پائے مصطفیؐ

جب مدینہ کو میں جاؤں گا کبھی
تب لگاؤں خاکِ پائے مصطفیؐ

جھوم اٹھی تھی احد کا کوہ بھی
جب لگی بس خاکِ پائے مصطفیؐ

عائشہؓ کی ہے رہائش کی جگہ
اب سراپا خاکِ پائے مصطفیؐ

عرفِ احمدؔ دو جہاں میں ہے یہی
خاکِ خاکِ خاکِ پائے مصطفیؐ

دلِ بے چین

نفس میرا ماہی بے آب ہے
نظر طیبہ میرا اب اک خواب ہے
سبز گنبد کے لئے بیتاب ہے
پر امید از قادر و وہاب ہے

آنسوؤں کو اب میرے پونچھے گا کون
دل کی حالت مجھ سے اب پوچھے گا کون
دردِ دل کو اب تسلی دے گا کون
میری بے چینی کو اب چین دے گا کون

بے قراری اب میری بڑھتی رہی
بھوک کیا اب پیاس بھی مٹتی رہی
آرزوئیں قلب میں پلتی رہی
یاد اسکی مجھ کو تڑپاتی رہی

دیکھ لیں گے تو پھر آئیگا قرار
ورنہ جب تک دل رہے گا بے قرار
دل تو میرا اب نہیں ہے برقرار
اک نگاہ ہو اے خدائے باوقار

رحم کر تو اے خدائے عزوجل
کرم کر تو اے خدائے لم یزل
بھرم رکھ لے تُو ہی ہے مختارِ کل
کردے احمد کے مسائل کا تُو حل

محبوبِ خدا بن کر محمدِ مصطفیٰؐ آئے
ختم الانبیاءؐ بن کر محمدِ مصطفیٰؐ آئے

شہِ قیصر و کسریٰ کو فخر تھا بادشاہی پر
گھمنڈ کو بس ختم کرنے محمدِ مصطفیٰؐ آئے

بدبوئے جہالت نے عرب کو جب بگاڑی تھی
معطر علم سے کرنے محمدِ مصطفیٰؐ آئے

جب تیں سو ساٹھ پتلوں کو حرم میں پوجتے جاہل
تو کہنے اب خدا واحد محمدِ مصطفیٰؐ آئے

وہ عالم کے لئے رحمت خدا کے لاڈلے تھے وہ
محبت بانٹنے ہی تو محمدِ مصطفیٰؐ آئے

بنے صدیقِ اکبرؓ کوئی بنے فاروقؓ و عثمانؓ کوئی
بنے حیدرؓ کوئی جب کہ محمدِ مصطفیٰؐ آئے

جو ماضی میں نہ آیا تھا نہ آئیگا قیامت تک
وہ کون آیا جو اب آیا محمدِ مصطفیٰؐ آئے

پریشاں دل کو رکھ کر کے جب احؔمد بزم میں بیٹھا
دلی راحت پہنچانے محمدِ مصطفیٰؐ آئے

نشاناتِ قدم

شہر طیبہ تری گلیوں میں گزر کر دیکھوں
اور محمدؐ کے نشاناتِ قدم کو دیکھوں

جس پہ سوجاتے تھے رکھ کے میرے آقاؐ سر کو
وہ تکیہ وہ چادر اور وہ بستر دیکھوں

خاکِ نعلین کو اب تو میں بناؤں سرمہ
پھر اسی آنکھ سے میں عشق کا جلوہ دیکھوں

ایک انگشت سے مہتاب کے ٹکڑے جو ہوئے
دل کی خواہش ہے کہ اک بار اشارہ دیکھوں

گرد و پیش میں پروانے کھڑے جو ہوں گے
اے کاش وہ دربارِ رسالت دیکھوں

جب حشر میں نفسی نفسی کا ہی عالم ہوگا
تب سکوں کے لئے میں چہرۂ انور دیکھوں

قلبِ احمؔد میں ہمیشہ کی تمنا ہے یہ
کم سے کم خواب میں ایک بار میں انکو دیکھوں

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبی ست

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں